ایگریکلچر مارکیٹنگ راؤنڈ اپ

اکتوبر 2006

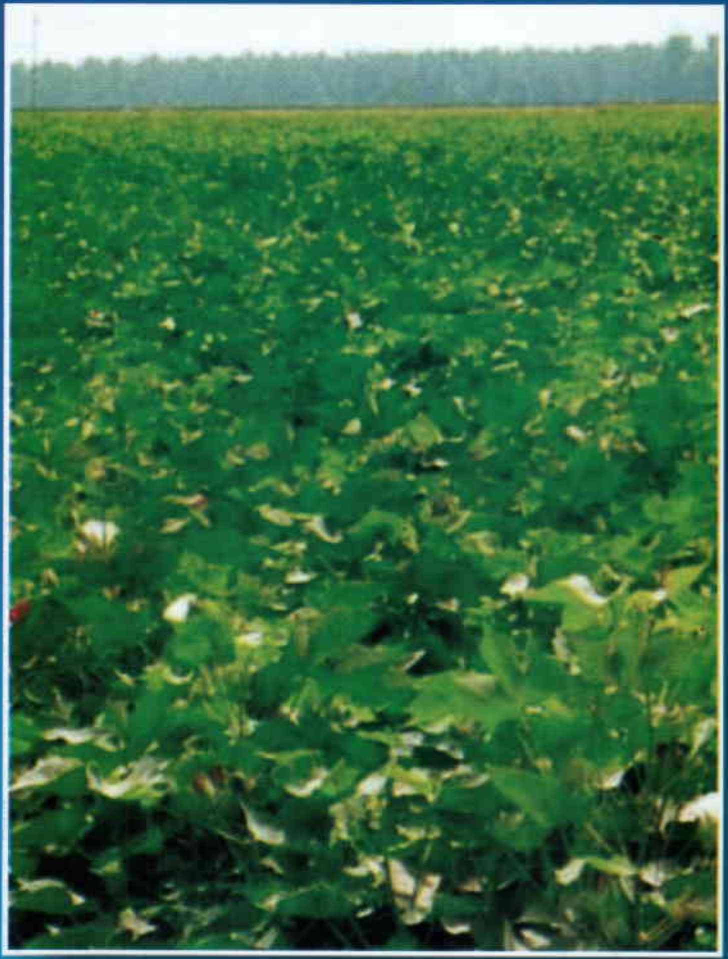

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامتِ زراعت (معاشیات وتجارت)-21 ڈیوس روڈ پنجاب لاہور

فون نمبر 042-9201094, 9200754 ویب سائٹ: www.punjabagmarket.info

کپاس کی پیداوار اور تجارت

پاکستان کپاس کا قدیم گھر ہے۔ ہزاروں سال پہلے وادی بولان کے مکین کپاس کاشت کرتے تھے۔ وادی سندھ میں پائے جانے والے تقریباً پچپاس صد سالہ پرانے موہنجوداڑو کے آثار بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اِس وقت کے باسی بھی کپاس کی کاشت اور استعمال دونوں سے بخوبی واقف تھے۔

کپاس پاکستان کی بہت ہی اہم اور نقد آور فصل ہے۔ 1947ء سے اب تک پاکستان مصنوعات کی تیاری اور ان کی برآمدات کے کئی اہم سنگ میل عبور کر چکا ہے۔ تقریباً 10 لاکھ گانٹھ پیداوار سے آغاز کرتے ہوئے گزشتہ سال 2004-05 میں 140 لاکھ گانٹھ سے زائد کے بلند ہدف کو حاصل کیا۔ تیرہ لاکھ سے زائد کسان ہر سال ساڑھے سات لاکھ ایکڑ پر کپاس کاشت کرتے ہیں۔ جو ملک کے کاشت کردہ رقبہ کے 13 فیصد پر مشتمل ہے۔ اہم فصلوں کی مجموعی مالیت میں کپاس کا حصہ تقریباً 30 فیصد ہے۔ یہ فصل کم و بیش تمام پاکستان میں کاشت کی جاتی ہے۔ لیکن اس کا زیادہ حصہ صوبہ پنجاب اور سندھ میں کاشت کیا جاتا ہے۔ کپاس کے زیرِ کاشت رقبہ میں سے 80 فیصد صوبہ پنجاب اور 19 فیصد صوبہ سندھ میں پایا جاتا ہے۔ اور اس کی کل ملکی پیداوار کا 77 فیصد حصہ صوبہ پنجاب اور 22 فیصد صوبہ سندھ سے حاصل ہوتا ہے۔

کپاس کے زیرِ کاشت رقبہ

('000' ایکڑ)

سال	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان	پاکستان
2000-01	5897	1294	0.5	43	7234.50
2001-02	6243	1353	4.0	100	7700.00
2002-03	5457	1341	4.7	101	6903.70
2003-04	5898	1387	5.0	97	7387.00
2004-05	6223	1560	5.2	92	7889.20

کپاس کی پیداوار

('000' گانٹھ)

سال	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان	پاکستان
2000-01	8540.00	2141.10	0.40	50.40	10731.90
2001-02	8046.00	2443.20	4.10	119.13	10612.60
2002-03	7664.00	2411.00	4.60	130.20	10209.80
2003-04	7702.00	2242.80	5.00	97.90	10047.70
2004-05	11149.00	3016.70	5.20	94.30	14265.20

فی ایکڑ پیداوار

(کلوگرام فی ایکڑ)

سال	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان	پاکستان
2000-01	246	282	138	201	253
2001-02	219	307	176	203	234
2002-03	239	306	167	220	252
2003-04	222	275	172	172	231
2004-05	305	327	170	175	308

کپاس کی فصل ملکی معیشت اور کاشتکار کی خوشحالی میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پاکستان دنیا میں کپاس کی پیداوار کے لحاظ سے چوتھے، روئی کی کھپت مین تیسرے، دھاگے اور کپڑے کی برآمدات میں بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہے۔ اس فصل کی بدولت ملک کی پارچہ بانی کی صنعت، روئی بیلنے، تیل نکانے اور گھی بنانے کے کارخانے رواں دواں ہیں۔ پارچہ بانی کی صنعت میں فی الوقت 400 سے زائد کارخانے، 70 لاکھ تکلہ جات 3 لاکھ کھڈیاں اور تقریباً 4000 ہزار گارمنٹس یونٹ شامل ہے۔ جہاں ملک کی 1221 روئی بیلنے کے کارخانے سے حاصل کردہ روئی کومختلف مصنوعات کی شکل دی جارہی ہے اور یہ مصنوعات ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ برآمدات کی شکل میں کثیر زرِ مبادلہ حاصل کرکے ملکی معیشت کی ترقی کا باعث ہیں۔ ملکی آمدن کا قریباً دس فی صد حصہ کپاس اور اِس سے تیار کردہ مصنوعات سے حاصل ہوتا ہے۔ جبکہ برآمدات کی مد سے آمدنی میں روئی اوراس کی مصنوعات کا 65 فی صد حصہ ہے۔

آغاز سے اب تک پاکستان میں کپاس کی فصل کے زیرِ کاشت رقبہ میں زیادہ ردوبدل نہیں پایا گیا لیکن گزشتہ 10 سالوں میں پیداوار نے قابل ذکر مدوجذر کو ظاہر کیا ہے۔ جس کی وجہ کپاس کا موسمی حالات اور کیڑوں کے حملہ سے متاثر ہونا ہے۔ پچھلی دہائی میں کپاس کی ملکی پیداوار میں سالانہ 6 فیصد اضافہ ہوا۔ جس میں سے 2 فیصد اضافہ اس کے زیرِ کاشت رقبہ اور 4 فیصد اضافہ فی ایکڑ پیداوار کی وجہ سے ہوا۔ پارچہ بانی کی صنعت میں فی الوقت کپاس کی کھپت 15 کروڑ گانٹھ کے لگ بھگ ہے۔ اس صنعت میں سالانہ اضافہ کی بنیاد پر 2015ء تک کپاس کی کھپت 18 سے 19 کروڑ گانٹھ ہو جائے گی۔ جو کہ موجودہ مقدار سے 42 فیصد زیادہ ہے۔

کپاس کی موجودہ پیداواری صورتحال اور مستقبل کی معاشی ضروریات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے موجودہ حکومت نے 2015ء تک کپاس کی پیداوار کو بڑھانے کیلئے اس کا پیداواری ہدف 207.00 کروڑ گانٹھ مقرر کیا ہے۔ اس منصوبہ کا نام " کاٹن ویژن 2015 اہداف" رکھا گیا ہے۔ اس کے تحت کپاس کی فی ایکٹر پیداوار کو 686 کلوگرام کے موجودہ درجہ سے بڑھا کر 1060 کلوگرام تک لانا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ "صاف کپاس" پروگرام کے تحت روئی سے دھاگے کے حصول کو 84 فیصد سے بڑھا کر 92 فیصد تک کرنا شامل ہے۔ ان تمام اہداف کو حاصل کرنے کیلئے بہت سے عوامل کو مدِ نظر رکھنا ہوگا۔ جس میں کسان کو پیداواری وسائل کی فراہمی، جدید ٹیکنالوجی، بیماریوں اور کیڑوں کے حملوں سے فصل کا بچاؤ اور زیادہ پیداواری صلاحیت والی اقسام کا استعمال شامل ہے۔ کیونکہ زیادہ تر جینیاتی طور پر مدافعت کی حامل اقسام کی عدم دستیابی اور کیڑوں کا حملہ کپاس کی پیداوار میں کمی کا باعث ہوتا ہے جس کے لئے ایک کثیر الجہت طریقہ کار اختیار کرنا ہوگا اس کیلئے لازم ہے کہ کپاس کی اعلیٰ مدافعتی، جنیاتی طور پر تیار کردہ اور زیادہ پیداوار والی مخلوط اقسام کو تیار کیا جائے اور ان کا استعمال رائج کیا جائے۔

اعلیٰ درجہ کی کپاس کے معیار کو جانچنے کیلئے جو پیمانے اختیار کئے جاتے ہیں ان میں پھٹی سے روئی کا حصول، ریشہ کی لمبائی، مضبوطی نفاست اور رنگ شامل ہیں۔ ان تمام معیاروں کے حصول کی زیادہ سے زیادہ حد موروثی طور پر ہر قسم کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے۔ لیکن سب سے زیادہ مسئلہ کپاس کی آلودگی سے پیدا ہوتا ہے۔ پاکستان میں کپاس کی چنائی چونکہ ہاتھ سے کی جاتی ہے اسلیئے چنائی کے وقت اور طریقہ کے غلط انتخاب سے کپاس میں انسانی بال، پٹ سن اور نائلون کے ریشے، گھاس پھونس، نمی، مٹی، روڑی، پتی اور دیگر بہت سے آلائشوں کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ مزید ذخیرہ کرنے کے دوران مناسب دیکھ بھال کے نہ ہونے سے کپاس کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔ یہ تمام عوامل نہ صرف روئی کے ریشے کی لمبائی، مضبوطی اور رنگ کو متاثر کرتے ہیں بلکہ پارچہ بانی کی صنعت میں ہر درجہ پر اخراجات کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ تیار کردہ مصنوعات جن میں دھاگہ کپڑا اور دیگر شامل ہیں کے معیار کو بھی کم کر دیتے ہیں۔

پاکستان کی روئی دنیا کی بہترین روئی میں سے ایک ہے اور انتہائی موزوں زمینی و موسمی حالات اور آب وہوا کے سبب اس کی پیداوار ترجیح کی حامل ہے۔ پاکستان کو خاص طور پر آئندہ کے WTO دور میں دیگر ممالک پر برتری حاصل ہے۔ لیکن اس برتری کو برقرار رکھنے کیلئے اس کی پیداوار اور پراسیسنگ میں بین الاقوامی منڈی کے مقرر کردہ معیار کو مدِ نظر رکھنا ہوگا۔